مولانا ابوالحسن محمد ادریس
فاضل مدینہ یونیورسٹی

منعمِ حقیقی کی پہچان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

(النّحل : ۱۸)

"اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو انھیں شمار نہیں کر سکو گے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے!"

سورۃ النّحل میں اس آیت سے قبل اور بعد میں بھی اللہ رب العزت نے ان احسانات وانعامات کی ایک طویل فہرست گنوائی ہے جو اس نے ابنِ آدم پہ کیے ہیں ـــــ حقیقت یہ ہے کہ انسان کا حقیقی محسن اور منعم صرف اللہ ربّ العزت ہے، اور جیسا کہ آیت میں ذکر ہوا، اس کے احسانات اتنے کثیر ہیں کہ ان کی نہ حد ہے نہ شمار ـــــ انسان انھیں گننا چاہے تو عاجز آجائے، لیکن ان کا احصار ممکن نہ ہو!

انسان کے صرف جسدِ خاکی پہ اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا جائزہ لیجیے، جن سے وہ پیدائش سے لے کر موت تک ہر گھڑی اور ہر لحہ متمتع اور مستفید ہوتا ہے۔ اس کی تخلیق کے مراحل جس انداز سے طے ہوئے اور جس طریق سے شکمِ مادر میں اس کی نشوونما کے انتظامات کیے گئے، ان کے تصور سے ہی انسانی عقل بحرِ حیرت میں ڈوب جاتی ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۗ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" (المؤمنون: ۱۲-۱۴)

"اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے (ست) سے پیدا کیا ہے۔ پھر اس کو ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا، تو اللہ تعالیٰ سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے۔"

نیز فرمایا:

"هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ" (آلِ عمران: ۶)

"وہی تو ہے جو (ماں کے) پیٹ میں، جیسی چاہتا ہے، تمہاری صورتیں بناتا ہے۔"

ان مراحل سے گزر کر جب بچہ اس جہانِ رنگ و بو میں قدم رکھتا ہے اور اس کے دانت نہیں ہوتے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسی خوراک کا بندوبست فرما دیا جسے چبانے کی ضرورت نہیں — ماں کی گود، باپ کی شفقت اسے مہیا فرمائی — اور پھر جوں جوں وہ زندگی کے مراحل طے کرتا ہے، ضرورت کے مطابق اسے ہر چیز میسر آتی ہے — مختصراً زمین کی تمام ترقوتیں اور مخفی خزانے، فلکیات کا سارا نظام، حتیٰ کہ پوری کائنات انسان کی خدمت کے لیے مامور ہے:

"هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا — الآیۃ" (البقرۃ: ۲۹)

"وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں، تمہارے لیے پیدا فرمائیں۔"

سورۃ النحل میں ہے:

"وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ" (النحل: ۱۲)

"اور اس (اللہ) نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا، اور اسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں — سمجھنے والوں کے لیے اس میں (قدرتِ خداوندی کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔"

دُور کیوں جائیے، ہمارے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک، کان، دل و دماغ، زبان، ہونٹ وغیرہ بھی قدرت کے بے مثل انعامات ہیں:

"هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ — الآیۃ" (الملک: ۲۳)

"وہی اللہ تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔"

نیز فرمایا:

"اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝"

(البلد: ۸-۱۰)

"بھلا ہم نے اس (انسان) کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ اور زبان اور ہونٹ نہیں دیے؟ (اسی پر بس نہیں، خیر وشر کے) دو راستے بھی اسے دکھا دیے۔"

اور ان سب پر مستزاد یہ کہ ایمان، اسلام، ہدایتِ انسانی کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن، صاحبِ قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپؐ کے فرامین بھی اللہ ربّ العزت کے بے مثل اور لازوال انعامات واحسانات ہیں ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔" (آلِ عمران: ۱۶۴)

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسولؐ بھیجا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا، ان کا تزکیۂ نفس کرتا اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے ـــــ اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے!"

افسوس کہ اس ہدایت وراہنمائی کے باوجود آج انسان اپنے منعمِ حقیقی کو چھوڑ کر شجرات، وحجرات، مزارات ومقابر وغیرہ جمیع قسم کے معبودانِ باطلہ کے سامنے سجدہ ریز ہے ـــــ حالانکہ ان تمام انعاماتِ خداوندی کا اقتضاء تو یہ ہے کہ وہ صرف، اور صرف ربِّ جلیل کے سامنے اپنی پیشانی کو جھکائے، بلکہ اپنی بدنی، قولی، مالی عبادتیں صرف اسی کے لیے مخصوص کر کے ان نعمتوں کی تحدیث کرے ـــــ جیسا کہ خود اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا:

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ!" (الضحیٰ: ۱۱)

"اور اپنے رب کی نعمتوں کا بیان کرتے رہو!"

سید الانبیاء، خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود عبادتِ خداوندی اور شکرِ انعاماتِ الٰہیہ میں اس قدر مشغول رہتے کہ پاؤں مبارک متورم ہو جاتے ـــــ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ فرمایا:

"اللہ کے رسولؐ! "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا

تَاَخَّرَ[1] کا مصداق ہو کر بھی اتنی عبادت آخر کیوں؟"

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"افلا اکون عبداً شکوراً"

"کیا میں اللہ رب العزت کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

پس بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے منعمِ حقیقی کی نعمتوں کا شکر گزار ہو کر اس کے سامنے جھک جائے، اپنی جبینِ نیاز خم کر دے ـــــ واللہ الموفق!

---

[1] الفتح: ۲

خوبصورت اسلامی پمفلٹ مفت حاصل کیجئے!

امام بخاریؒ شعبۂ تصنیف و تالیف مرکزی جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ رجسٹرڈ منڈی فاروق آباد کی طرف سے مندرجہ ذیل خوبصورت، دیدہ زیب اسلامی پمفلٹ گتوں پر چھپوا کر مفت تقسیم کے لیے شائع کیے گئے ہیں ـــــ مبلغ پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ (برائے اشاعت فنڈ) بھجوا کر جلد حاصل کیجیے:

۱۔ ارشاداتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ نماز اسلام کا عظیم الشان رکن۔
۳۔ درود پڑھیے، ضرور پڑھیے، مگر مسنون پڑھیے۔
۴۔ قرآنِ مجید ـــــ اللہ تعالیٰ کا کلام۔
۵۔ اولاد کی تربیت۔
۶۔ دعاء کیسے قبول ہوتی ہے؟
۷۔ آیات سورۂ حشر ـــــ وغیرہ!

پتہ: ڈاکٹر محمد امین اظہر ناظم نشر و اشاعت و صدر جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ (رجسٹرڈ) منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔